© rasailojaraid.com

شورش کاشمیری مرحوم

آج بھی روحِ بخاری یہ صدا دیتی ہے

فاش ہیں مجھ پہ کئی سال سے اسرار دروں
سوچتا ہوں کہ سرِ عام کہوں یا نہ کہوں
کوئی ہنگامہ بہ عنوانِ وغا ہو جائے
کوئی تحریک اُبھر آئے بہ عنوانِ جُنوں
کیا ضروری ہے کہ ہم بستۂ زنجیر رہیں
دن وہ آتا ہے کہ ٹوٹے گا شبِ غم کا فسوں
رات نے گاڑ کے خورشید کے سینے میں سناں
جگمگاتے ہوئے تاروں کا اجاڑا ہے سکوں
وہ ذرا پردۂ تاریخ سے باہر آئیں
جن کی یلغار سے عشاق ہوئے خوار و زبوں
جن کے پنجے اٹھے دامانِ گل و لالہ پر
جن کی گردن پہ ہے قربانیؔ و ایثار کا خوں
ہم نے جو کچھ بھی کیا اس کا خلاصہ یہ ہے
توڑ ڈالے ہیں فرنگی کی سیاست کے ستوں
تم نے جو کچھ بھی کیا سامنے لے کر نکلو!
ہاں! وہ افسانۂ شب تاب ذرا میں بھی سنوں
آج بھی روح بخاری یہ صدا دیتی ہے

"تیز رکھیو سر ہر خار کو اے دشتِ جُنوں
شائد آجائے کوئی آبلہ پا میرے بعد"

© rasailojaraid.com